موزوں پر مسح کے احکام

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

وضو میں پاؤں دھونا: 3

موزوں پر مسح کرنا: 3

جرابوں پر مسح نہ کرنا: 3

موزوں پر مسح کا طریقہ: 4

موزوں پر مسح کی مدت: 4

مسافر کی شرعی تعریف: 4

مدت مسح کی ابتداء: 4

موزوں پر مسح کرنے کی پہلی دلیل: 4

موزوں پر مسح کرنے کی دوسری دلیل: 5

موزوں پر مسح کرنے کی تیسری دلیل: 5

موزوں پر مسح کرنے کی چوتھی دلیل: 6

موزوں پر مسح کرنے کی پانچویں دلیل: 7

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (م:110ھ) کا فرمان: 7

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (م:150ھ) کا فرمان: 8

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م:852ھ) کا فرمان: 8

مروجہ پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں: 8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے موزوں پر مسح کرنے اور جرابوں پر مسح نہ کرنے کے حوالے سے چند مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سردیوں کے موسم میں عام طور پر لوگ چمڑے کے موزے استعمال کرتے ہیں یا پھر اونی / سوتی جرابیں استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے کن پر مسح کرنے کی شرعا اجازت ہے اور کن پر مسح کرنے کی شرعاً اجازت نہیں؟ ذیل میں اس کی کچھ تفصیل بیان کی جارہی ہے تاکہ اس مسئلہ میں لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ اور اگر کوئی غفلت کا شکار ہے تو وہ اسے بچ جائے۔

وضو میں پاؤں دھونا:

وضو کے فرائض میں چوتھا فرض ”دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا“ ہے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ انسان نے موزے نہ پہنے ہوں۔

موزوں پر مسح کرنا:

جب انسان نے موزے پہنے ہوئے ہوں تو اب پاؤں دھونے کے بجائے ان موزوں پر مسح کیا جائے گا۔ موزوں پر مسح کرنے کا حکم احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے۔

جرابوں پر مسح نہ کرنا:

البتہ موزے نہ پہننے کی صورت میں کو دھونا ضروری ہے، محض مسح کافی نہیں جیسا کہ بعض لوگ لاعلمی اور بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے پتلی اونی یا سوتی

جرابوں پر بھی مسح کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں۔

موزوں پر مسح کا طریقہ:

موزوں کے اوپر والے حصے پر گیلے ہاتھ اس طرح پھیریں کہ ہاتھ کی پوری انگلیاں (محض پورے نہیں) پاؤں کی انگلیوں کے برابر رکھی ہوئی ہوں اور ہاتھ کو اوپر پنڈلی کی جانب کھینچیں۔

موزوں پر مسح کی مدت:

مقیم (یعنی جو شخص شرعاً مسافر نہ ہو اس) کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت ایک دن اور ایک رات یعنی 24 گھنٹے جبکہ شرعاً مسافر کے لیے تین دن اور تین رات یعنی 72 گھنٹے ہے۔

مسافر کی شرعی تعریف:

بندہ جس علاقے میں مقیم ہو اس علاقے (شہر یا دیہات) کی آبادی کے آخری حصے سے جہاں تک اس نے سفر کر کے پہنچنا ہے وہاں تک کا سفر سوا ستتر کلو میٹر ہو اور اس نے وہاں پندرہ دن سے کم مدت تک ٹھہرنا ہو تو یہ شخص آبادی کی حدود سے باہر نکلتے ہی شرعاً مسافر شمار ہو گا۔

مدت مسح کی ابتداء:

موزوں پر مسح کرنے کی مدت کی ابتداء اس وقت سے شروع ہو گی جب موزے پہننے کے بعد پہلی بار وضو ٹوٹے گا۔

موزوں پر مسح کرنے کی پہلی دلیل:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

صحیح البخاری، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں بھی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ کے پیچھے چلا گیا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے وضو کا پانی پیش کیا، آپ نے اس سے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

موزوں پر مسح کرنے کی دوسری دلیل:

عَنْ هَمَّامٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ: تَفْعَلُ هَذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ! رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

صحیح مسلم: باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حضرت ہمّام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، اس کے بعد وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

موزوں پر مسح کرنے کی تیسری دلیل:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ

مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَىٰ عَنِّي فَقَضَىٰ حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَىٰ خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّىٰ.

صحیح مسلم: باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے مغیرہ! پانی والا برتن لے لو۔ میں نے وہ برتن لے لیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ قضائے حاجت کرکے واپس تشریف لائے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اور اس کی آستینیں قدرے تنگ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالنا شروع کیا تو وہ تنگ پڑ گئیں اس لیے آپ نے ہاتھ کو آستین کے اندر والے حصے سے نکالا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے نماز والا وضو کیا، پھر اپنے موزوں پر بھی مسح کیا، اس کے بعد نماز ادا فرمائی۔

موزوں پر مسح کرنے کی چوتھی دلیل:

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْأَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى.

سنن النسائی، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اَسواف (یعنی حرمِ مدینہ) میں داخل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران کیا عمل فرمایا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اس کے بعد وضو کیا، اس میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

موزوں پر مسح کرنے کی پانچویں دلیل:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سنن النسائی، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (م:110ھ) کا فرمان:

حَدَّثَنِي سَبْعُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

تلخیص الجبیر، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: مجھ سے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (م:150ھ) کا فرمان:

مَاقُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتّٰى جَاءَنِيْ فِيْهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ۔

البحر الرائق لابن نجیم، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: میں موزوں پر مسح کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک اس کے دلائل میرے پاس روزِ روشن کی طرح نہیں پہنچ گئے۔

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م:852ھ) کا فرمان:

وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَه فَجَاوَزُوْا الثَّمَانِيْنَ وَمِنْهُمُ الْعَشَرَةُ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب المسح علی الخفین

ترجمہ: حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے۔ بعض محققین نے اس کے روایت کرنے والوں کی تعداد کو جمع کیا تو وہ 80 سے بھی متجاوز ہو گئی جن میں وہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔

مروجہ پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں:

اھل السنۃ والجماعۃ کے ہاں کے مروجہ پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح سرے سے جائز ہی نہیں البتہ جو لوگ شریعت کے ماہرین فقہاء و مجتہدین میں سے

کسی کی تقلید نہیں کرتے ان کے بزرگوں کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ مذکورہ قسم کی جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں۔ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

1: عبد الرحمٰن مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں:

والحاصل انه ليس في باب المسح على الجوربين حديث مرفوع صحيح خال عن الكلام هذا ما عندي.. والراجح عندي: ان الجوربين اذا كانا صفيقين ثخينين فهما في معنى الخفين يجوز المسح عليهما و اما اذا كانا رقيقين بحيث لا يستمسكان على القدمين بلا شدّ و لا يمكن المشي فيهما فهما ليسا في معنى الخفين و في جواز المسح عليهما عندي تامل۔

تحفۃ الاحوذی: ج2 ص349 و354 باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین

ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ مسح علی الجوربین کے باب میں کوئی صحیح مرفوع حدیث ثابت نہیں جو جرح وکلام سے خالی ہو اور یہ میری تحقیق ہے۔ (مزید لکھتے ہیں) میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ اگر جرابیں موٹی اور ثخین ہوں تو وہ موزوں کے حکم میں ہوں گی اوران پر مسح جائز ہو گا اور اگر اتنی باریک ہوں کہ بغیر باندھے پاؤں پر نہ ٹھہر سکتی ہوں اور نہ ان میں چلنا ممکن ہو تو یہ موزوں کے حکم میں نہیں ہیں، ان پر مسح کرنے کے بارے میں میرے نزدیک تامل (غور کا مقام) ہے۔ (یعنی نہیں کرنا چاہیے)

2: میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

المسح على الجوربة المذكورة ليس بجائز لانه لم يقم على جوازه دليل و كل ما تمسك به المجوزون ففيه خدشة ظاهرة۔

فتاویٰ نذیریہ: ج1 ص327

ترجمہ: مذکورہ (اونی سوتی) جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین (جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں) نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے، اس میں خدشات ہیں۔

3: ابو البرکات احمد صاحب لکھتے ہیں:

موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کی متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

فتاویٰ برکاتیہ: ص18

4: محمد یونس صاحب لکھتے ہیں:

معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں۔

دستور المتقی: ص78

اللہ تعالیٰ دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 22 نومبر، 2021ء